السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان وشرع متین مندرجہ زیل مسئلہ میں زید مرحوم آٹھ کمرے مکانات اور13۔14 سو روپے کا قرض دار رہ کر وارثوں میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ کرا نتقال کرگیا۔اپنے حین حیات میں بہت عرصہ قبل زید مرحوم جب اپنا قدیمی رہائشی مکان مبلغ نوہزار روپے میں فروخت کیے تھے۔ اسوقت انھوں نے دین اسلام کی تعلیم و تبلغی جزبہ کے نیت کرلئے تھے کہ ان روپوں میں سے تقریبا انیس سو روپے کا کوئی جائداد خرید کروقف کر دونگا۔تاکہ ااسکی آمدنی سے دین اسلام کا تعلیمی و تبلغی کام انجام دیا جاتا رہا ہے۔ قدیمی رہائشی مکان فروخت کرنے کے بعد انہوں نے ایک جائداد چودہ کمروں کا مبلغ سوا چار ہزار روپے میں خریدا اور وہ مذکورہ انیسف سو روپے ملک کر4500 روپے دے دیا کیونکہ زید مرحوم کے پاس روپیہ کم تھا۔ یہ جائداد خریدنے کے بعد ہی مرحوم نے ایک وصیت نامہ سپرد قلم فرمایا۔جس میں ان چودہ کمروں میں تین کمرے وقف کرنے کی وصیت لکھی تھی۔ لیکن اس جائداد کو قبضہ و دخل حاصل کرنے میں چار کمرے سے زید مرحوم کو دست بردار ہونا پڑا اور ہزاروں روپے زید مرحوم کے خرچ ہوگئے۔ تب جا کر زید کو دس کمرے ملے۔ اس کے بعد اپنی ناداری اور بیماری کی وجہ سے علاج و دیگر اخراجات کےلئے انھوں نے دو کمرے فروخت کردیئے۔ اب صرف آٹھ کمرے رہ گئے۔ زید مرحوم کے انتقال کے بعد ان کا چھوٹا لڑکا جائداد مذکور آٹھ کمرے پر ناجائز قبضہ کر کے تین کمرے فروخت کردیے۔ اور تقریبا نصف روپے سے زیادہ ضائع کر دیا۔ جو رقم اس کے پاس ہے اس رقم سے نہ والد مرحوّم کا قرض ادا کرنا چاہتا ہے اور نہ بھائی بہنوں کو دینا چاہتا ہے۔ لہذا سوال یہ ہے کہ باقی پانچ کمروں میں صرف ایک کمرہ فروخت کردیا جائے۔ تو زید مرحوم کا قرض ادا ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ باقی چار کمروں میں کتنا وقف کرنا جائز ہے۔ اور وارثوں میں جو دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ جن کو کچھ بھی نہ ملا ہے۔ کتنا کتنا حصہ دیا جائے۔ بدلائل قرآن وحدیث جلد جواب باصواب سے آگاہ فرمایا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صورت مسئولہ میں ان تمام قصوں کے بعد زید نے اپنے مرنے پر جس قدر ترکہ چھوڑا ہے سب سے پہلے اس ترکہ سے قرض ادا کیا جائے گا قرض ادا کرنے کے بعد جو باقی بچے اس کے ثلث میں میں وصیت جاری کیجا ئیگی۔ اس کے بعد ماسبقی دو بٹہ تین ترکہ مندرجہ زیل طریقہ پر ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور جس نے اپنے حصہ شرعی سے زائد ناجائز قبضہ کررکھا ہے۔ یا فروخت کر دیا ہے۔ وہ اس کا خود ذمہ دار ہے۔ یعنی ترکہ کے آٹھ سہام میں سے دو دو سہام ہر سہ لڑکے کو اور ایک ایک سہام ہر دو لڑکی کو ملے گا۔ (محمد عبد الغنی مدرسہ امینیہ دہلی)

(الجواب صحیح۔ عبد السلام بستوی مدیر الاسلام اردو بازار دہلی۔ مہر دارالافتائ مدرسہ ریاض العلوم دہلی جلد نمبر6 ش 17

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد11 ص99-100

محدث فتویٰ